مشاہدات۔ 958

ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر برائے ذیلی تنظیم
وقت 3-4 منٹ

اسلام کا ایک بنیادی وصف۔ سچائی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا (الاحزاب: 71)

صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔

وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج: 31)

کہ جھوٹ سے بچو۔

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہو گا
کوئی پا جائے گا عزت کوئی رُسوا ہو گا

پیارے بچو! مجھے آپ بچوں سے خُلقِ حسنہ۔ سچائی اور خُلقِ سئیہ۔ جھوٹ پر گفتگو کرنی ہے۔

اطفال و ناصرات کے لیے ”جھوٹ سے اجتناب“ کے عنوان سے مشاہدات کے 100 نمبر پر تقریر تیار ہو چکی ہے۔ ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21/ ستمبر 2025ء کو مجلس اطفال احمدیہ برطانیہ اور مجلس خدام احمدیہ برطانیہ کے مشترکہ سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اچھے اخلاق اپنانے کی تلقین فرمائی۔ اس میں جھوٹ سے بچنے اور سچائی اپنانے کی نصیحت بھی شامل تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ

”قرآن کریم ہمیں ایک اور بنیادی وصف سچائی کی تعلیم دیتا ہے۔ ہر صورتحال میں سچائی پر قائم رہنا چاہیے۔ چاہے حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔ ہر احمدی، چاہے نوجوان ہو یا بوڑھا، کاروبار، مالی معاملات اور دیگر امور میں اعلیٰ ترین معیار کی سچائی اور ایمانداری قائم رکھے۔ مکمل دیانتداری ہر احمدی کی پہچان ہونی چاہیے تاکہ ہماری جماعت دنیا کو منوّر کر سکے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے اور اس کی عبادت کی طرف رہنمائی کر سکے۔“

حضور نے اس نصیحت کے بعد بعض بُرائیوں جیسی غیبت، امانتوں میں خیانت اور فساد وغیرہ سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ اِن تمام بُرائیوں کا کسی نہ کسی طرح تعلق جھوٹ سے جا ملتا ہے۔ حضور نے بچوں کو سمجھانے کے لیے ایک واقعہ بھی بیان فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ حاضر ہوئی۔ وہ چاہتی تھی کہ اُس کا بچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھے مگر وہ کھیل کود میں مصروف تھا تو ماں نے بچے کو لالچ دیتے ہوئے کہا کہ مَیں تمہیں کچھ دوں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون سے پوچھا تم نے کچھ دیا بچے کو۔ تو ماں نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ! کھجور دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نہ دیتی تو تمہارا شمار جھوٹوں میں ہوتا۔

پیارے بچو! پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے آخر پر سچائی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دوبارہ فرمایا کہ

”آج آپ یہاں سے روانہ ہوں تو اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیا آپ اُن خدام و اطفال میں شامل ہوں گے جو واقعی اپنی اصلاح چاہتے ہیں اور دنیا کو اللہ کی طرف، اللہ تعالیٰ کی عبادت، امن اور سچائی کی طرف رہنمائی کرنا چاہتے ہیں۔“

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر سچ بولنے، سچی گواہی دینے اور جھوٹ سے بچنے، جھوٹی گواہی سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے سچائی کے لیے قولِ سَدِید اور جھوٹ کے لیے قول الزُّورِ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سچائی کے ذکر کے ساتھ سچی گواہی دینے اور جھوٹ سے بچنے کی

نصیحت کے ساتھ جھوٹی گواہی نہ دینے کی تلقین فرمائی ہے۔ نیز لغویات جس میں جھوٹ شامل ہے، سے پرہیز کرنے کے ذکر کے علاوہ مؤمنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے وَ الصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ آج کل عدالتوں میں مقدمہ بازی کے لیے جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے اور جھوٹی گواہی دلائی جاتی ہے۔ اِسی طرح بیرون ملک اسائلم لینے کے لیے بھی جھوٹی کہانیاں گھڑی جاتی ہیں جو مناسب نہیں۔ اللہ پر توکّل کر کے ایسے مواقع پر سچ بولنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے فضل کر کے تمام کام سیدھے کر دیتا ہے۔ ہمارے خلفاء بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیسیوں دفعہ اس حوالہ سے سچ بولنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں بہت دفعہ جھوٹ نہ بولنے کی نصیحت فرمائی ہے اور جھوٹ بولنے کو بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ جو جہنّم کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو بعض نصائح فرما رہے تھے۔ فرمایا کیا مَیں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں۔ صحابہ نے عرض کی۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلاَ با لزُّورِ۔ اَلاَ با لزُّور۔ اَلاَ بالزُّورِ۔ سنو سنو! وہ جھوٹ ہے جس سے بچ کر زندگی بسر کرنی چاہیے۔

مَیں اپنے بھائیوں کو ایک نصیحت آموز سچا واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔ حضرت عبد القادر جیلانیؒ اسلام کے ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کی اُمّی نے ایک سفر پر بھجواتے ہوئے آپ کی قمیض میں 40 دینار رکھ کر سی دیئے اور نصیحت کی کہ بیٹا! اگر کوئی پوچھے تو بتا دینا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ سفر میں ڈاکو آ گئے آپ نے اُن کو بتا دیا کہ میری قمیض میں 40 دینار ہیں۔ ڈاکو کا سردار آپ کی اِس بات سے اِس قدر متاثر ہوا کہ ایک چھوٹا سا بچہ اپنی اُمّی کی بات پر عمل کر کے جھوٹ نہیں بول رہا اور ہم اللہ کی باتوں کو نہ مان کر بُرے کام کر رہے ہیں۔ اُن ڈاکوؤں نے توبہ کی اور چوری وغیرہ چھوڑ دی۔

بس پیارے بھائیو! ہمیں بھی جھوٹ چھوڑ کر سچائی کو اپنانا چاہیے۔ اللہ ہمیں اِس کی توفیق دے۔ آمین۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے دوسری صدی میں داخلے کے وقت پانچ اخلاق اپنانے کی تلقین فرمائی تھی۔ اِن پانچ میں سے پہلے نمبر پر سچائی تھی اور دوسرے نمبر پر نرم اور پاک زبان تھا۔ جس میں بھی سچائی آ جاتی ہے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

”سچ کے بغیر کسی اعلیٰ منصوبے کی تعمیر ممکن نہیں۔ اس لیے جماعتِ احمدیہ میں بچپن سے ہی سچ کی عادت ڈالنا اور مضبوطی سے اپنی اولادوں کو سچ پر قائم کرنا نہایت ضروری ہے“

(خطبہ جمعہ 24/ نومبر 1989ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”یقیناً یاد رکھو! جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں عام طور پر دنیادار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں۔ مگر مَیں کیوں کر اس کو باور کروں۔ مجھ پر 7 مقدمے ہوئے ہیں اور خدا کے فضل سے کسی میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 238)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”ہم احمدی جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عاشقِ صادق کی جماعت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہم نے یہ سچائی کا پیغام دنیا کو پہنچانا ہے۔ لیکن کس طرح؟ پہلے تو ہمیں اپنے آپ کو سچا ثابت کرنا ہو گا“

(خطبہ جمعہ 9/ ستمبر 2011ء)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جن کے کردار سے آتی ہے صداقت کی مہک
اُن کی تدریس سے پتھر بھی پگھل سکتے ہیں

(کمپوزڈ: مسز زکیہ فردوس کومل۔ برطانیہ)

* * * *